Vechta (جرمنی) میں مسجد بیت القادر کے افتتاح کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

تمام معزز مہمانان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پہلے تو میں آئے ہوئے سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ ہمارے اس فنکشن میں آئے جو خالصتاً مذہب سے تعلق رکھنے والی ایک جماعت کا مذہبی فنکشن ہے اور اس کی عبادتگاہ کا افتتاح ہے۔ اور یہ بات یقیناً آپ کے کھلے دل و دماغ کی نشاندہی کرتی ہے اور ان کا اظہار کرتی ہے۔ باوجودیکہ آپ احمدی نہیں ہیں پھر بھی آپ اس فنکشن میں آئے اور نہ صرف اس فنکشن میں آئے بلکہ آپ کے اس اظہار سے اور بھی زیادہ میرے شکرگزاری کے جذبات اُبھرتے ہیں کہ آپ کو انتظامیہ نے ساڑھے پانچ بجے کا وقت دیا تھا لیکن میرے سفر کی وجہ سے آپ کو انتظار کرنا پڑا۔ ہم نے ایک لمبا سفر کیا اور پھر راستہ میں ایک دوسرے شہر میں جو کہ یہاں سے دو اڑھائی سو کلومیٹر دور ہے، ایک مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ وہاں تقریب ہوئی اور پھر وہاں سے چلے۔ تو ظاہر ہے جب سفر لمبا ہو اور راستے میں بعض ٹریفک کی روکیں بھی حائل ہو جائیں اور فنکشن بھی ہوں تو دیر ہو جاتی ہے۔ اس لئے میں پہلے تو آپ سب سے معذرت کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے باوجود آپ نے ڈیڑھ گھنٹہ انتظار کیا اور یہ بہت بڑی بات ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

اور میری یہ شکرگزاری اس لئے بھی ہے کہ میں اُس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والا ہوں جنہوں نے فرمایا کہ جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ کبھی خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرسکتا۔ گویا کہ یہ شکرگزاری بھی میری عبادت کا حصہ ہے۔ مجھے مسجد جاکر نماز پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اگر میں آپ لوگوں کے نیک جذبات اور احساسات کا خیال نہ کروں اور آپ کا شکرگزار نہ بنوں۔ تو سب سے پہلے تو میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ یہاں بیٹھے رہے معذرت خواہ بھی ہوں کہ آپ لوگوں کو لمبا انتظار کرنا پڑا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

ہمارے نزدیک مسجد خدا تعالیٰ کا گھر ہے اور ہر عبادت کی جگہ خدا تعالیٰ کا گھر ہوتا ہے۔ اسی لئے جب کفارِ مکّہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد مدینہ جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا اور اس وقت مسلمانوں کے پاس کوئی جنگی ساز و سامان نہ تھا۔ اس وقت مسلمانوں کو حکم ہوا کہ بہت صبر کرلیا، تیرہ سال تک صبر کیا ہے، اب ان دشمنوں کے ہاتھ روکنے ہوں گے اور سختی سے جواب دینا ہوگا۔ لیکن سختی کیا صرف مسلمانوں کو بچانے کیلئے؟ نہیں۔ فرمایا: سختی اس لئے کرو کہ اگر آج ان پر سختی نہ کی گئی تو یہ مذہب کے مخالف لوگ جو خدا کے گھروں کو آباد نہیں دیکھنا چاہتے، جو یہ نہیں چاہتے کہ لوگ کسی مذہب کے ساتھ تعلق رکھیں اور اپنی عبادتگاہوں کو آباد کریں، یہ ان کو ختم کردیں گے۔ اس لئے قرآنِ کریم میں بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ اگر ان کے ہاتھ نہ روکے تو نہ کوئی چرچ باقی رہے گا، نہ کوئی سینا گاگ (synagogue) باقی رہے گا، نہ کوئی اور عبادت خانہ باقی رہے گا، نہ مسجد باقی رہے گی۔ گویا کہ مسلمانوں نے صرف مسجد کا دفاع نہیں کرنا بلکہ ہر عبادتخانہ کا دفاع کرنا ہے۔ چرچ کے تقدس کو بھی قائم رکھنا ہے، سینا گاگ (synagogue) کی بھی حفاظت کرنی ہے اور دوسرے temples اور عبادتگاہوں کو بھی قائم رکھنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: تو یہ وہ تعلیم ہے جو مسجد بنانے کے ساتھ ہمارے لئے ایک لائحہ عمل ہے۔ پس اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم مساجد بناتے ہیں اور اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نہ صرف تمام مذاہب کے ماننے والوں کی عزت و احترام کرتے ہیں، ان کے بانیان کی عزت و احترام کرتے ہیں بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے بغیر ہماری عبادت مکمل ہی نہیں ہوسکتی۔ اور پھر یہ بھی کہ نہ صرف احترام ہے بلکہ اگر ہمیں کسی بھی دوسرے مذہب کے لوگ اپنی عبادت کے گھروں کی حفاظت کے لئے بلائیں تو اس کے لئے بھی جماعت احمدیہ مسلمہ ہر وقت جانے کے لئے تیار ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہی حکم دیا ہے کہ عبادت کرو۔ اور قرآنِ کریم میں بے شمار جگہ یہ حکم دیا کہ تقویٰ اختیار کرو۔ اور تقویٰ کیا ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ کو مانتے ہوئے جہاں تم اس کی عبادت کرو وہاں بندوں کے حقوق بھی ادا کرو۔ تکبر اور نخوت کو دُور کرو۔ عاجزی کو اختیار کرو اور عاجزی سے اپنے بھائیوں کی، اپنے ہم قوموں کی بلکہ تمام دنیا کے انسانوں کی خدمت کرو۔ پس یہ وہ چیز ہے جو ہمیں یعنی مساجد میں آنے والوں کو اپنانے کا حکم ہے۔ تو اگر یہ ہوگا تو تبھی خدا تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوگی اور تبھی عبادت کے حق بھی ادا ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

میرے سامنے اکثریت ان کی بیٹھی ہے جو احمدی نہیں ہیں۔ بلکہ جو شکلیں میرے سامنے ہیں ان میں شاید احمدی 1/10 حصہ ہوں۔ باہر ضرور ہوں گے جو میری باتیں سن رہے ہوں گے لیکن میرے سامنے اکثریت مقامی لوگوں کی ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ احمدیوں کے یہاں تعلقات اچھے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اس مسجد کے بننے کے بعد جس کا مقصد ہی ان تعلقات کو وسیع کرنا ہے اور انسانیت کی قدروں کو قائم کرنا ہے۔ امید ہے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے یہاں کے احمدی مزید کوشش کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: بانی جماعت احمدیہ جن کو ہم مسیحِ موعود اور مہدی معہود مانتے ہیں نے فرمایا کہ میں دو مقصد لے کر آیا ہوں۔ اگر میرے ماننے والے ان دو مقاصد کو پورا نہیں کرتے تو تم میری جماعت میں شامل نہیں ہو۔ تمہیں احمدی مسلمان کہلانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ تم پھر اسی طرح شدت پسند ہو جس طرح دوسرے گروہ ہمیں نظر آتے ہیں۔ اور وہ دو مقصد یہ ہیں۔

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ایک تو مَیں یہ مقصد لے کر آیا ہوں کہ انسان کو اس کے پیدا کرنے والے کے قریب کروں اور ان کی صحیح عبادت کرنے والا بناؤں۔ اور دوسرا مقصد یہ کہ انسانوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاؤں۔ پس یہ دو بڑے مقاصد ہیں، جس کے لئے جماعت احمدیہ قائم کی گئی اور یہ وہ مقاصد ہیں جن کی انجام دہی کے لئے جماعت احمدیہ دنیا کے ہر شہر میں، ہر کونہ میں کوشش کر رہی ہے۔ اور اسی لئے ہماری مساجد بھی قائم کی جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: یہی وجہ ہے کہ افریقہ اور دوسرے غریب ملکوں میں ہم خدمتِ انسانیت کی کوشش کر رہے ہیں۔ صرف مذہبی جماعت ہونے کا حق ادا نہیں کر رہے۔ صرف اپنی عبادتوں کی طرف توجہ نہیں دے رہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سکول بھی چل رہے ہیں اور بغیر کسی امتیاز کے سکولوں میں غریب بچوں کو تعلیم دی جارہی ہے۔ بلکہ بعض ممالک میں ہمارے بہت سے سکول ایسے ہیں جن میں احمدی تو کیا مسلمان بھی نہیں ہیں۔ عیسائی اور لامذہب لوگ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور بغیر کسی امتیاز کے ہم انہیں تعلیم دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان میں پرائمری سکول بھی ہیں، سیکنڈری سکول بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اس کے علاوہ ہمارے بہت سے ہسپتال اور ہیلتھ کیئر سنٹر (Healthcare Centre) بھی ہیں جو خدمتِ انسانیت کر رہے ہیں۔ اسی طرح بغیر کسی امتیاز کے افریقہ کے دور دراز ممالک میں ہم پانی مہیا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہاں رہنے والے لوگوں کو باوجود اس کے کہ آپ کے ہوٹلوں میں جاؤ تو واش رومز میں لکھا ہوتا ہے کہ پانی کم استعمال کرو، پانی قیمتی چیز ہے، لیکن اس کے باوجود پانی ضائع کیا جاتا ہے۔ آپ کے گھروں میں آپ لوگوں کو احساس نہیں ہوتا، آپ tap کھولتے ہیں تو پانی حاضر ہو جاتا ہے۔ لیکن افریقہ میں مَیں نے آٹھ سال گزارے ہیں اور مجھے پتہ ہے کہ وہاں کے لوگ پانی کے لئے کس طرح ترستے ہیں۔ وہ بچے جو آپ کے بچے ہیں، جن کے لئے آپ سات آٹھ سال کی عمر میں اس فکر میں ہوتے ہیں کہ انہیں اچھی خوراک دیں، ان کی اچھی نشوونما کریں۔ ان کو اچھی تعلیم دلوائیں۔ وہ بچے سروں پر بالٹیاں رکھ کر دو دو تین تین کلومیٹر جاتے ہیں اور وہاں کے گندے pond سے اپنے گھروں کے لئے بارش کا پانی لے کر آتے ہیں۔ تو ایسے حالات میں جماعت احمدیہ یہ بھی کوشش کر رہی ہے کہ لوگوں کو ان کے گھروں کے پاس پینے والا پانی مہیا کیا جائے۔ اور پھر وہ پانی جو وہ بالٹیوں میں لے کر آتے ہیں وہ بھی ایسا ہے جس کو دیکھ کر آپ شاید اس میں ہاتھ ڈالنا بھی پسند نہ کریں کہ اتنا گندا پانی ہوتا ہے۔ لیکن وہ مجبور ہیں، اور وہی پانی پیتے ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ نے پانی مہیا کرنے کے لئے بہت سارے پروجیکٹس شروع کئے ہیں اور پمپ بھی لگا رہے ہیں۔ اور بہت سارے پمپ جو UN نے لگائے اور خراب ہوگئے اور ان کا پوچھنے والا کوئی نہیں تھا ان کو rehabilitate بھی کیا تاکہ لوگوں کے گھروں میں صاف پینے کا پانی مہیا ہو جائے۔ اور اب جب یہ پمپ لگتے ہیں اور وہاں سے صاف پانی نکلتا ہے تو وہاں کے لوگوں کی، عورتوں اور بچوں کی جو چہرے کی خوشی ہوتی ہے وہ دیکھنے والی ہوتی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو صاف پانی مہیا کردیا اور وہ چار چار کلومیٹر دور سفر کر کے ایک بالٹی پانی کی اٹھانے سے بچ گئے۔ پس یہ کام ہیں جو جماعت احمدیہ خدمتِ انسانیت کے لئے کر رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: پھر اسی طرح جماعت احمدیہ ماڈل ویلیج پروجیکٹ بھی چلا رہی ہے جس میں وہاں کے لوگوں کو سٹریٹ لائٹس مہیا کی جاتی ہیں، کمیونٹی ہال بنایا جاتا ہے اور گرین ہاؤس بنا کر ان کو تھوڑی سی مقامی طور پر ویجیٹیبل (vegetable) وغیرہ اگانے کے لئے موقع مہیا کیا جاتا ہے۔ اسی طرح پانی کے پروجیکٹ بھی اس میں شامل ہیں۔ اور یہ کسی خاص جگہ پر نہیں ہو رہا، بلکہ ہر جگہ، کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والا شخص ہو اس کے لئے یہ پروجیکٹ چل رہے ہیں۔ پس خدمتِ انسانیت ایک بہت بڑا کام ہے جو جماعتِ احمدیہ کر رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

بہت سے چرچز بھی ہیں جو یہ کام کرتے ہیں اور بڑے وسیع پیمانے پر بھی کرتے ہیں لیکن جماعت احمدیہ کی خصوصیت یہ ہے کہ جس طرح آپ نے یہاں دیکھا کہ یہ مسجد بنائی تو والنٹیئرز نے بنائی اور بہت سا کام انہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے کیا۔ یورپ سے اور دوسرے ملکوں سے ہمارے پڑھے لکھے انجینئرز، ڈاکٹرز اور دوسرے لوگ

volunteer کے طور پر اپنے خرچ پر جاتے ہیں اور جو یہاں کاروں میں بیٹھ کر سفر کرنے والے ہیں، شہروں میں رہنے والے اور یورپ میں رہنے والے ہیں، جن کو آٹوبان کے بغیر ایک شہر سے دوسرے شہر جانے کا شاید تصور بھی نہ ہو، یا جہاں پکی سڑک کے بغیر جا نہ سکتے ہوں وہ وہاں جا کر کچے راستوں پر بعض اوقات موٹر سائیکلوں پر بیٹھ کر اور بعض اوقات سائیکلوں پر بیٹھ کر جاتے ہیں اور خدمت کرتے ہیں۔ کوئی چار ہفتوں کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے کوئی آٹھ ہفتے کے لئے۔ یہ خدمتِ انسانیت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: پس یہ کام جماعت احمدیہ کا ہے اور یہی وہ کام ہے جس کے لئے جماعت احمدیہ دنیا میں ہر جگہ پیغام دیتی ہے اور مجھے امید ہے کہ یہی باتیں آپ لوگوں کو پتہ لگی ہوں گی اور ان کے اظہار احمدیوں سے ہوئے ہوں گے تبھی آپ کے احمدیوں سے ایسے تعلقات ہیں کہ مجھے یہاں آج بے شمار مقامی لوگ نظر آ رہے ہیں، جن کا مذہبی لحاظ سے جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں اور اس کے باوجود ہمارے ایک مذہبی فنکشن میں شامل ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بھی جزا دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

ایک بات ہمارے امیر صاحب نے یہاں کی کہ یہ شہر اس لحاظ سے بھی مشہور ہے کہ یہاں بچوں کی پیدائش زیادہ ہوتی ہے، یا ہوا کرتی تھی۔ اور آگے جو فقرہ ترجمہ کرنے والے نے ترجمہ کیا تھا وہ یہ تھا کہ یہی کام جماعت احمدیہ کرتی ہے۔ تو مجھے پتہ نہیں کہ اس سے ان کی کیا مراد ہے۔ لیکن اگر ان کی مراد یہ تھی کہ بچے پیدا کرنے کا کام جماعت احمدیہ کرتی ہے تو یہ بڑی اچھی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے افراد کو زیادہ سے زیادہ بچے عطا فرمائے تا کہ پھر صحیح رنگ میں ان کی تعلیم کر کے اس کی تربیت کر کے اس شہر کے لئے مزید نمونے قائم کر سکیں۔ پس آئندہ نسلوں میں نیکیوں کو جاری رکھنا بھی بڑی بات ہے، جس کی طرف جماعت احمدیہ بہت توجہ دیتی ہے اور توجہ دینی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

ہمارے نیشنل امیر صاحب نے مسجد کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے ایک بات یہ بھی کہی کہ یہ مسجد پتھر سے بنائی گئی ہے۔ ایک تو پتھر کی ظاہری خوبصورتی ہے لیکن پتھر کی بری مثالیں بھی ہیں۔ ہمارے ہاں ایک مثال ہے کہ جو آدمی دوسروں کے جذبات کا خیال نہ رکھتا ہو، جو دوسروں کے احساسات کا خیال نہ رکھتا ہو، جو دوسرے کی بات سمجھنے کی کوشش نہ کرتا ہو وہ پتھر دل ہوتا ہے۔ لیکن قرآنِ کریم نے ہمیں ایک اور مثال بھی دی ہے کہ کچھ لوگ تو پتھر دل ہوتے ہیں، کچھ نہیں ہوتے اور کچھ پتھر سے بھی زیادہ سخت دل ہوتے ہیں۔ بلکہ پتھروں میں سے بھی کچھ ایسے ہیں جن سے پانی کے چشمے پھوٹ رہے ہوتے ہیں۔ تو امید ہے کہ جماعت احمدیہ کے وہ افراد جو اس مسجد میں عبادت کرنے آئیں گے تو پتھر سے بنی ہوئی مسجد دیکھ کر ان کے دل پتھر کی طرح سخت نہیں ہو جائیں گے بلکہ ان پتھروں کی طرح ہوں گے، جن میں سے پانی کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ اور ہر احمدی کا جو یہاں عبادت کرنے کے لئے آئے گا دل ایسا ہو جائے گا جس میں سے دوسروں کے لئے محبت اور پیار کے چشمے پھوٹیں گے اور یہی ہمارا مقصد ہے کہ اسی طرح دنیا میں محبت اور پیار کو پھیلائیں۔ تبھی ہم اپنے اس نعرے پر عمل کرنے والے ہوں گے کہ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'۔ پس یہ جماعت احمدیہ کی بہت بڑی ذمہ داری ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ احمدی اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی کوشش کریں گے اور آپ شہریوں سے بھی یہی کہوں گا کہ اگر آپ دیکھیں کہ یہ فرض ادا نہیں ہو رہا تو مجھے ضرور بتائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

دوسرے نائب میئر صاحب نے یہاں مسجد کی خصوصیات کا ذکر کیا اور اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ ان کا بھی شکر ادا کرتا ہوں۔ اسلام کے بارے میں جو توقعات انہوں نے بیان کیں یا جو ان کا خیال تھا کہ یہ اسلام کی حقیقی روح ہے انشاء اللہ اس مسجد کے بننے کے بعد اس سے بڑھ کر احمدی مسلمانوں کے رویّوں سے اور ان کے ہر عمل سے ان کا اظہار ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

انٹیگریشن (integration) کی بات ہو رہی ہے تو میری نظر میں integration صرف ظاہری میل جول نہیں بلکہ حقیقی integration اس وقت ہوتی ہے جب یہاں آ کر آباد ہونے والے احمدی جو دوسرے ملکوں سے آئے ہیں اور یہاں آ کر ان کو جرمنی کی شہریت مل گئی ہے اور یہاں آ کر ان کو وہ تمام فوائد حاصل ہیں جو ایک جرمن شہری کو حاصل ہیں اور ان کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ تو اصل انٹیگریشن یہ ہے کہ اب اس ملک سے کامل وفاداری ان کے ایمان کا حصہ ہو۔ اگر مکمل ایمانداری نہیں دکھاتے، ملک کی ترقی میں حصہ نہیں لیتے، یہاں کے معاشرے کی بہتری کے لئے اپنی سوچوں کو، اپنی عقلوں کو اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو استعمال نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ صحیح طرح integrate نہیں ہو رہے اور نہ اپنے ایمان کا صحیح حق ادا کر رہے ہیں۔ کیونکہ یہ بھی ہمیں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری وطن سے محبت تمہارے ایمان کا حصہ ہے۔ پس میرا خیال ہے کہ ان سب کا اظہار احمدیوں کی طرف سے ہوتا ہے تبھی یہ نظارے نظر آ رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ آئندہ پہلے سے بڑھ کر نظر آئیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ان کی ایک بات مجھے بہت اچھی لگی کہ ہمیں ایک دوسرے کے جذبات کا احساس کرنا چاہئے۔ اب یہی بات راستے میں جہاں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھ کر آیا ہوں، وہاں بھی میں نے کہی تھی کہ اگر ہم ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھیں گے، ان کا احساس کریں گے، ان کے احساسات کو محسوس کریں گے، تبھی ہم حقیقی رنگ میں آپس میں محبت اور پیار سے رہ سکتے ہیں اور تبھی ہم ایک حسین معاشرے کو، ایک خوبصورت معاشرے کو جنم دے سکتے ہیں۔ اور مذہب آتا ہی اس لئے ہے کہ آپس میں محبت اور پیار پیدا کرو۔ قرآنِ کریم کہتا ہے کہ مذہب کا معاملہ تمہارے دل کے ساتھ ہے۔ جس کی جو مرضی ہے وہ مذہب قبول کرے لیکن انسانی قدروں کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو۔ ایک دوسرے کے احساسات اور جذبات کا بہر حال خیال رکھو۔ اگر یہ نہیں کر رہے تو تم اچھے انسان نہیں ہو اور اگر اچھے انسان نہیں تو پھر تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا بھی حق ادا نہیں کر سکتے۔ اسی طرح میں ان کے تحفے کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جو انہوں نے مجھے دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: پھر ایم پی صاحب نے بھی کچھ باتیں کیں۔ ایک بات انہوں نے اختلافات کے بارہ میں کی اور یہاں کے اختلافات کی تاریخ بتائی۔ پھر یہ بھی بتا دیا کہ ایک ایسے چرچ میں دو مختلف فرقے اپنی اکٹھی عبادت بھی کرتے ہیں۔ تو یہ بہت بڑی خوبی ہے اور یہی اصل چیز ہے جس کا میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کہ اگر ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھیں گے تو اُس واحد خدا کی عبادت کے لئے جو ہمارا پیدا کرنے والا ہے بنائی گئی عبادتگاہیں بھی ایک دوسرے کو استعمال کے لئے دے سکتے ہیں اور اکٹھے ان میں عبادت بھی کر سکتے ہیں۔ تو ہر مذہب امن اور پیار کی تعلیم لے کر آیا لیکن ان مذہبوں کو بگاڑ دیا گیا۔ بانی جماعت احمدیہ نے یہی بات ہمیں بتائی کہ مذہب بگڑ چکے ہیں اب انہیں دوبارہ پیار اور محبت کی تعلیم دینے کے لئے میں آیا ہوں اور پھر اپنے ماننے والوں کو کہا کہ ہر وہ شخص جو مجھے مانتا ہے، اس کا یہ فرض ہے کہ اس محبت اور پیار کی تعلیم کو اور انسانی قدروں کو قائم کرو تبھی تم خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کر سکو گے اور مسجدوں کے حق بھی ادا کر سکو گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: آج دنیا کو امن کی ضرورت ہے۔ دنیا میں بہت بڑا فساد پیدا ہوا ہوا ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ صرف مڈل ایسٹ میں فساد ہے یا بعض عرب ملکوں میں فساد ہے۔ یا ایسٹرن یورپ کے ملکوں میں فساد ہے۔ یہ فساد تھوڑے تھوڑے فساد ہی ہوتے ہیں جو بڑھتے بڑھتے دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔ اور یہی نظارے ہمیں پرانی جنگوں کی تاریخ سے نظر آتے ہیں۔ پس اس بارے میں ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ یہ فساد جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے اس کو ہم روکیں اور امن اور پیار اور محبت اور بھائی چارے کی تعلیم کو بھی پھیلائیں اور اپنے عملوں سے ایک دوسرے کی مدد کرنے کی کوشش کریں۔ تا کہ جہاں ہم ایک دوسرے کو محفوظ کرنے والے ہوں گے وہاں آئندہ نسلوں کو بھی محفوظ کرنے والے ہوں گے۔ آئندہ آنے والی نسلیں اگر ہماری بے احتیاطی کی وجہ سے جنگ کا شکار ہوئیں تو اس کے بہت بُرے نتائج نسل در نسل نظر آئیں گے اور وہ نسلیں پھر ہمیں الزام دیں گی۔ اس لئے ہمیں آج محبت اور پیار پھیلانے کی ضرورت ہے جس کے لئے ہمیں پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنی چاہئے۔ اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم کوشش کر سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

احمدیوں کو میں ساتھ ساتھ توجہ دلاتا رہا ہوں، دوبارہ خاص طور پر احمدیوں کو کہتا ہوں کہ اب یہ مسجد بننے کے بعد لوگوں کی توجہ پہلے سے بڑھ کر آپ کی طرف ہوگی اس لئے پہلے سے بڑھ کر آپس میں بھی محبت اور پیار کا اظہار کریں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق بھی ادا کریں اور اس مسجد کے بنانے کے بعد اپنے ماحول کا حق بھی ادا کریں۔ خدمتِ انسانیت بھی کریں اور پہلے سے بڑھ کر محبت اور پیار کا پیغام اس شہر میں بھی اور اپنے ہمسایوں میں بھی پھیلاتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بج کر 35 منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔